بسم اللہ الرحمن الرحیم ان الحمد للہ والصلاۃ علی رسول اللہ اما بعد !

اللہ جل شانہ نے اس کائنات کو انسان ہی کے لئے بنایا ہے اور اس کائنات کے تمام اشیاء اس انسان کی خدمت کے لیے ہر وقت میسر ہیں، یہ پوری کائنات اللہ کا ملک ہے اور وہی اس کا حقیقی مالک ہے اور انسان کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ اس کے پاس ایک امانت ہے، یہ انسانی فطرت ہے جو اشیاء اس کائنات میں موجود ہیں ان اشیاء میں سب سے زیادہ عزیز چیز مال ہے اور ہر انسان اس کے حصول میں کسی نہ کسی درجہ میں لگا ہوا ہے، مال اللہ کی طرف سے ایک عظیم نعمت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک آزمائش بھی ہے، بسا اوقات انسان کو مال دے کر آزمایا جاتا ہے اور کبھی فقر سے، اللہ جل شانہ جب کسی بھی نوعیت کی مال سے انسان کو نوازتا ہے تو اس کے اوپر کچھ حقوق بھی رکھتا ہے کہ کس طور پر اس مال کو خرچ کرنا ہے، اور کہاں کہاں خرچ کرنا ہے؟

اللہ نے قرآن مجید میں بے شمار جگہ اپنے راہ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دی ہے اور بہت زیادہ ابھارا ہے کہ اس مال کو میرے راہ میں خرچ کرو جو میں نے ہی تمہیں اس کا مالک بنایا ہے اور اس کے بدلے میں، میں تمہاری مغفرت کرونگا اور بہترین صلہ نصیب دوں گا۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ (الرعد: 22)

اُن کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے رب کی رضا کے لیے صبر سے کام لیتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے علانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں، اور برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں آخرت کا گھر انہی لوگوں کے لیے ہے۔

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (البقرہ: 262)

جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے پھر احسان جتاتے، نہ دکھ دیتے ہیں، اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور ان کے لیے کسی رنج اور خوف کا موقع نہیں۔

اللہ تبارک وتعالی نے جتنا مال کو اس کے راہ میں خرچ کرنے پر ابھارا ہے اور ثواب کا وعدہ کیا ہے اور مغفرت کی نوید سنائی ہے اس کے ساتھ ان لوگوں کے لئے جن کو مال دیا ہے لیکن وہ اسے خرچ نہیں کرتے بلکہ اس مال پر سانپ بن کر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے لئے سخت وعیدات کا حکم سنایا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَأَحْسِنُوا ۛ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (البقرہ:195)

اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (34) يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ (التوبہ:35)

دردناک سزا کی خوش خبری دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا، لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مال کا ہونا بھی ایک نعمت ہے اور اس مال کو اگر جمع کر کے رکھ دیا جائے تو قیامت کے دن وہ ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے، اس مال کو اللہ کے راہ میں خرچ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مال کا ارتکاز نہ ہو بلکہ یہ مال ہر وقت گردش میں رہے اور معاشرے کے ان افراد کا بھلا ہو جو اس نعمت سے محروم ہیں جنہیں ہم فقراء و مساکین کے نام سے ملقب کرتے ہیں۔

جو مال کو اللہ کے راہ میں خرچ کیا جاتا ہے ان کی بنیادی تین قسمیں ہیں ،فرض صدقات ، صدقات واجبہ اور صدقات نافلہ۔ فرض صدقہ کا مطلب زکاۃ ہے ،صدقات واجبہ سے مراد صدقہ الفطر ، عشر ،نذر اور قربانی ہے ،اور صدقات نافلہ یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالی کی رضا کے لئے اپنی ضرورت سے زائد مال غریبوں، مسکینوں، محتاجوں اور

فقیروں پر خرچ کرے وہ نفلی صدقہ میں شمار ہو گا۔ پس جو جتنا زیادہ خرچ کرے گا آخرت میں اس کے درجات بھی اتنے ہی بلند ہوں گے۔

اسلام نے غرباء اور ضرورتمندوں مدد کے لئے اخلاق اور قانون دونوں سے کام لیا ہے۔ زکوۃ اور صدقہ الفطر کی صورت میں نقد اور عشر کی صورت میں زمین سے پیدا ہونے والی اجناس پر مقرر و متعین شرح سے آمدنی کا ایک حصہ صاحب ثروت لوگوں سے قانوناً لیکر ضرورت مندوں کی کفالت کا بندوبست کیا اور یہ کام اسلامی حکومت کے اولین فرائض میں شامل کر دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ (الحج، 22: 41)

وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو زمین میں اختیار و اقتدار دیں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔

قرآن حکیم میں زکوٰۃ کی اہمیت ان الفاظ سے بیان کی گئی ہے۔

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ (اعراف: 156)

اور میری رحمت ہر چیز پر وسعت رکھتی ہے، سو میں عنقریب اس (رحمت) کو ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو پرہیز گاری اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں اور وہی لوگ ہی ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

زکوۃ کی طرح صدقہ فطر بھی ہر صاحبِ نصاب مسلمان پر واجب ہے جس کی اہمیت احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیان کی گئی ہے۔

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض زكاة الفطر من رمضان على كل نفس من المسلمين حر أو عبد أو رجل أو امرأة صغير أو كبير صاعاً من تمر أو صاعاً من شعير (صحيح مسلم)[1]

عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر کو ہر مسلمان غلام اور آزاد، مرد وعورت، بچے اور بوڑھے پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو واجب ٹھہرایا۔

صدقات چاہیے فرض ہو یا واجب ان سب کا مصرف بھی قران مجید اور احادیث میں مذکور ہیں۔

ارشاد باری تعالٰی ہے:

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (التوبة: 60)

بے شک صدقات (زکوٰۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کیے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لیے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور (مزید یہ کہ) انسانی گردنوں کو (غلامی کی زندگی سے) آزاد کرانے میں اور قرضداروں کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر (زکوٰۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔ یہ (سب) اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں آٹھ مصارفین کا ذکر موجود ہے:

فقراء، مساکین، عاملین زکوٰۃ (زکوٰۃ اکٹھی کرنے والے)، مؤلفۃ القلوب، غلام کی آزادی، مقروض، فی سبیل اللہ، مسافر

زکوٰۃ والے ہی مصارف عشر اور صدقہ فطر کے ہیں، لہٰذا جہاں جہاں پر زکوٰۃ کا مال خرچ ہو سکتا ہے وہاں پر عشر اور صدقات فطر کا مال بھی خرچ کر سکتے ہیں۔ صدقہ فطر کے بارے میں ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

---

[1] حوالہ

عن ابن عمر رضي الله عنه، قال: " فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقة الفطر صاعا من شعير او صاعا من تمر على الصغير والكبير والحر والمملوك(صحيح مسلم)[2]

نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور کا صدقہ فطر، چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام سب پر فرض قرار دیا۔

نافلہ صدقات کا کوئی خاص مصرف نہیں فقراء کو بھی دیا جاسکتا ہے اور مالدار بھی اسے لے سکتے ہیں، انسان جس کا نیت کرے وہی اسے ملے گا اور اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہو گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّئَةُ حَبَّةٍ وَاللهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (البقرة: 261)

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال (اس) دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اگیں (اور پھر) ہر بالی میں سو دانے ہوں (یعنی سات سو گنا اجر پاتے ہیں) اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی) اضافہ فرما دیتا ہے، اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر''[3]

قرآن حکیم اور احادیث میں صدقات واجبہ کے علاوہ بھی بار بار صدقہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

---

[2] حوالہ

[3] حوالہ